www.KitaboSunnat.com

یاد رفتگان

(مولانا) عبدالقوی لقمان

مولانا محمود احمد میرپوری ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ

کی

المناک رحلت

۹-۱۰ر اکتوبر کی درمیانی شب وہ المناک حادثہ پیش آیا، جس میں اہل حدیث اپنے ایک گل سرسبد مولانا محمود احمد میرپوری سے ہمیشہ کے لئے محروم ہوگئے۔ ٹریفک کے اس سانحہ میں مولانا مرحوم کی خوشدامن اور منجھلے بیٹے بھی جاں بحق ہوئے، جبکہ ان کی رفیقۂ حیات اور چھوٹے صاحبزادے کو شدید زخم آئے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ط

بعد میں مزید اندوہناک خبر یہ بھی ملی کہ مولانا میرپوریؒ اور ان کے صاحبزادے فیصل محمودؒ کی تجہیز و تکفین کے وقت جب سینکڑوں سوگوار ان کی برنگھم کی رہائش گاہ میں جمع تھے کہ ایک اور حادثہ سے دوچار ہوگئے۔ وہ یوں کہ مستورات کی ایک بڑی تعداد جنازے اٹھائے جانے کے وقت ایسے ہال کمرے میں آبیٹھی جس کے نیچے واقع تہہ خانہ کی چھت لکڑی کی بنی ہوئی تھی۔ زیادہ بوجھ کی وجہ سے لکڑیاں اچانک ٹوٹ گئیں اور بیسیوں عورتیں اور بچے نیچے گر گئے، جن میں مولانا مرحوم کی زخمی اہلیہ جو پہلے ہی جسمانی اور ذہنی طور پر نڈھال تھیں، بھی شامل تھیں۔ جس سے سابقہ زخموں کے علاوہ ان کی شانے کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی۔ یہ صدمے پر صدمہ تھا۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

ادارہ محدث اور مجلس التحقیق الاسلامی اس شدید افسوسناک المیہ پر دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ داغ مفارقت دینے والوں کی مغفرت فرمائے، انہیں جنت الفردوس نصیب کرے۔ مجروحین کو شفائے کاملہ اور عاجلہ سے نوازے اور ملت اسلامیہ کو عموماً اور ان کے خاندان کو خصوصاً یہ صدمے برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

ہمارے ہاں عموماً کسی شخصیت کا تفصیلی تعارف اور پرزور مدح خوانی اس وقت سامنے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتی ہے جب وہ اس جہاں سے کوچ کر کے معاصرت کے مسئلہ سے چھوٹ جاتا ہے۔ حالانکہ زندگی میں ایسے متحرک جوانوں کی حوصلہ افزائی کی جائے، تو ان کے کاموں کو مزید فروغ حاصل ہو۔

بہرحال موت کے بعد ان یادوں کا روشن پہلو یہ ہے کہ ان کارہائے خیر کو باقی رکھنے کی کوشش کی جائے، جو رحلت کرنے والے کے لئے ذکرِ خیر کا باعث بنتے ہیں اور اس خلا کو پُر کرنے کے لئے ایسی مساعی عمل میں لائی جائیں، جو اہم اشخاص کے اٹھ جانے سے نمایاں نظر آنے لگتا ہے۔ ؏

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں مری بات

اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہٗ

(ادارہ)

٭

مولانا محمود احمد میرپوری نور اللہ مرقدہٗ نے آج سے تقریباً چالیس سال قبل میرپور (آزاد کشمیر) کے ایک نواحی گاؤں موضع کلیال شہرو میں جنم لیا۔ آپ کے والدِ ماجد مولانا نور احمد انتہائی متقی، ملنسار اور منکسر المزاج انسان تھے۔ آپ اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ جب عمر چار برس کو پہنچی، تو والدہ محترمہ انتقال کر گئیں۔ جب دس برس کے ہوئے، تو والد محترم بھی داغِ مفارقت دے گئے۔ اس طرح آپ بچپن ہی میں والدین کے دستِ شفقت سے محروم ہو گئے۔ لہٰذا تعلیم و تربیت کا ذمہ ان کے نانا نے اٹھایا۔ ابتدائی تعلیم (میٹرک) کا مرحلہ میرپور خاص میں ہی طے کیا۔ بعد ازاں دینی تعلیم کے حصول کے لئے اپنا مرکز "جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ" کو بنایا جہاں آپ نے شیخ الحدیث مولانا ابوالبرکات اور مولانا نذیر احمد مرحوم جیسے فاضل اور محنتی اساتذہ کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کئے۔ وہاں سے درسِ نظامی کی تکمیل کے بعد اسلامک یونیورسٹی بہاولپور سے ایم اے کیا اور لاہور میں چند سال جامع مسجد اہلِ حدیث بیگم کوٹ میں خطابت کے فرائض بھی سرانجام دیئے۔ اسی دوران آپ ہفت روزہ "اہلِ حدیث" کے مدیر بھی رہے۔ پھر مزید اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے آپ کو اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ میں داخلہ مل گیا۔ جہاں آپ کا یہ تعلیمی مرحلہ پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

● تبلیغی سرگرمیوں کا آغاز:

اسلامی یونیورسٹی (مدینہ منورہ) میں دورانِ تعلیم مولانا میرپوری مرحوم کو ایک تبلیغی وفد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ برطانیہ جانے کا موقع ملا۔ جب آپ نے وہاں کے جماعتی حالات اور مقامی ماحول کا بغور جائزہ لیا، تو اسی وقت یہ مصمم ارادہ کر لیا کہ مدینہ یونیورسٹی سے فراغت کے بعد وہ انگلستان کو ہی اپنی دینی، تبلیغی اور علمی سرگرمیوں کی آماجگاہ بنائیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے احیاء کے لئے آپ کو شرفِ باریابی بخشا۔ اور آپ بحیثیت سعودی مبعوث برطانیہ میں مقرر کر دیے گئے اور آپ نے ایک نئے عزم اور ولولہ سے تعلیم و تدریس اور دعوت وارشاد کے کام کا آغاز کر دیا۔

تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی خداداد صلاحیتوں اور کتاب وسنت کی اشاعت و تبلیغ کے سلسلہ میں بے پناہ محنت و کاوش اور توحیدِ الٰہی سے والہانہ عقیدت و محبت کی بدولت اپنے اکابرین اور وہاں موجود احباب کی توجہ کا مرکز بن گئے اور آپ کو "مرکزی جمعیۃ اہلِ حدیث برطانیہ" کا جنرل سیکرٹری منتخب کر لیا گیا۔ آپ نے جماعت سے وابستہ ہو کر اس کے استحکام اور فروغ میں مزید اضافہ کیا۔ یہی وجہ ہے کہ برطانیہ کی تمام تنظیموں میں سب سے زیادہ منظم، فعال اور سرگرم تنظیم "مرکزی جمعیت اہلِ حدیث" ہے۔ جس کی کم و بیش ۲۰ شاخیں ہیں اور یہ اس شجرِ اسلامی کی لاتناہی شاخوں کا سلسلہ ہے، جس کی جڑیں برمنگھم (برطانیہ) میں ثبت ہیں اور یہ درخت انگلستان کی ملحدانہ تہذیب میں پھلا پھولا اور تمام یورپ کے مسلمانوں پر سایہ فگن ہو کر اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ کا مصداق بنا۔

یہی وہ گلشنِ توحید و رسالت ہے جس کی نشوونما کے لئے ہمارے اکابرین اور علماء جن میں مولانا میرپوریؒ جیسے سرفروش اور مجاہدِ ملت سرِفہرست ہیں۔ اپنے خون اور پسینے سے اس کی آبیاری کرتے رہے۔ ؎

پھلا پھولا رہے یا رب چمن میری امیدوں کا
جگر کا خون دے دے کر یہ بوٹے میں نے پالے ہیں

مرکزی جمعیت اہلِ حدیث برطانیہ کی ان تمام شاخوں کے قیام کا سہرا بھی مولانا میرپوری کے سر ہے۔ جہاں امامت و خطابت کے علاوہ قرآن مجید حفظ و ناظرہ، اردو کی تعلیم اور مسلمان طلبہ وطالبات کے لئے دوسری تعلیم و تربیت کا بھی معقول انتظام ہے۔ مزید لڑکیوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے مدرسۃ البنات اور اسلام کی تبلیغ و ترویج کے لئے مبلغ و داعی تیار کرنے کے لئے ایک دارالعلوم کے قیام کا بھی منصوبہ زیرِ غور تھا مگر افسوس کہ موت نے مہلت نہ دی۔

چونکہ مولانا مرحوم کی پر وقار شخصیت گوناگوں جلووں اور بے شمار کمالات کا مظہر تھی۔ یہی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجہ تھی کہ آپ تمام مکاتبِ فکر میں نہایت ادب و احترام کی نظروں سے دیکھے جاتے تھے۔ نہایت متحرک، فعال اور محنتی تھے۔ شب و روز قرآن و حدیث کی تبلیغ اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے برسرِ پیکار رہتے تھے۔ آپ اپنی متاعِ عزیز، جان، مال اور اولاد اللہ کے دین کے تحفظ اور سنتِ رسول اللہ علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کی ناموس کی خاطر وقف کئے ہوئے تھے۔ ع

زمین کھا گئی آسمان کیسے کیسے!

آپ کے حسنِ اخلاق اور عاداتِ کریمانہ کے سبھی لوگ معترف تھے۔ برطانیہ میں شریعت کونسل جس میں اہلِ سنت کے تمام مکاتبِ فکر کے علماء اور دینی جماعتوں کے سربراہ شامل ہیں جہاں آپ کی زیرِ نگرانی مسلمانوں کے اجتماعی مسائل اور عائلی تنازعات (نکاح، طلاق، خلع وغیرہ) کا حل متفقہ طور پر تلاش کر کے مسلمانانِ برطانیہ کو لادینیت اور غیر اسلامی رسومات و خرافات سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ آپ کے اعلیٰ کردار اور بہترین حکمتِ عملی کی درخشندہ مثال ہے۔

علمی و صحافتی خدمات:

مولانا میرپوری مرحوم کو جہاں اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ سیرت و کردار اور بلند اخلاق و گفتار سے نوازا تھا۔ وہاں آپ کو ایک ہی وقت میں بے شمار صلاحیتوں کا مرقع بنا دیا تھا۔ آپ ایک بڑے مدبر اور مصلح ہونے کے ساتھ ساتھ کہنہ مشق صحافی بھی تھے۔ برطانیہ (برمنگھم) سے نکلنے والا ماہنامہ "صراطِ مستقیم" آپ کی صحافت اور ادبی خدمات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

آپ اس رسالہ کے چیف ایڈیٹر ہونے کے ساتھ ساتھ دیگر تمام جماعتی سرگرمیوں میں دوسروں کے ساتھ برابر کے شریک ہوتے۔ یہاں تک کہ آپ اس کا خاص نمبر "مسلمانانِ برطانیہ" کے نام سے مستقبل قریب میں نکالنے کا عزم کئے ہوئے تھے۔

مولانا میرپوری مرحوم عالمِ اسلام کے تمام مسلمانوں کے لئے یکساں محبت و عقیدت سے لبریز جذبات رکھتے تھے۔ اسی لئے ہمہ وقت آپ کو عالمِ اسلام کے مختلف اطراف میں بسنے والے مسلمانوں کی فکر دامن گیر رہتی تھی۔ خصوصاً اہلِ پاکستان کی خوشحالی، ترقی، استحکام اور اس مملکت میں اسلامی شریعت کی علمبرداری کے لئے تو وہ مرمٹنے پر تیار رہتے تھے۔

علاوہ ازیں پاکستان کی سیاست سے انہیں خاصی دلچسپی تھی۔ موجودہ حالات میں عام انتخابات اور ملک میں جمہوری طرزِ حکومت کے وہ سخت مخالف تھے اور اس کی جگہ عالمگیر مقبولیت کی حامل اسلامی حکومت جو اصلاحی انداز میں ملک و ملت کی تعمیر اور اس کی فلاح و بہبود کے لئے کام کر کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قیام پر زور دیتے تھے۔

آپ کی کتاب و سنت اور عقیدہ توحید کی نشر و اشاعت کے لئے تگ و دو اور محنت صرف اردو زبان تک ہی محدود نہ تھی، بلکہ آپ عصرِ حاضر کے جدید ذرائع ابلاغ کا استعمال کرتے ہوئے اس فریضہ کی ادائیگی میں ہمہ وقت مصروف رہتے تھے۔

"مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ" جس کے آپ ناظم اعلیٰ تھے، کے زیر اہتمام ایک انگریزی پرچہ بھی نکلتا ہے جو (THE STRAIGHT PATH) کے نام سے موسوم ہے۔ یہ پرچہ بھی بہت معیاری ہے۔ آپ ایک کمی آخر تک شدت سے محسوس کرتے رہے کہ ہمارے ہاں مسلک اہلِ حدیث کے تعارف اور حق پرستوں اور فرزندانِ توحید کے امتیازی مسائل پر جدید لٹریچر کی انتہائی کمی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے اور اس کام میں وسعت پیدا کرنے کے لئے آپ نے اپنی بھرپور صلاحیتیں صرف کیں اور بار ہا پاک و ہند کے معروف اور جماعت کے جید علماء کو برطانیہ کے دورے کی دعوت دی اور انہیں وہاں رہ کر مستقل کام کرنے کے لئے آمادہ کیا جن میں حضرت مولانا عزیز زبیدی صاحب سرِ فہرست ہیں۔

مولانا میرپوری مرحوم کی دینی و ملی، جماعتی و مسلکی خدمات کا دائرہ بڑا وسیع تھا۔ آپ ہر سال ایک بڑی کانفرنس کے انعقاد کا اہتمام کرتے اور عالم اسلام کے مختلف کونوں سے بڑے بڑے علماء و مشائخ کو بھی شرکت کے لئے مدعو کرتے۔ اس کے علاوہ اسلامی ملکوں کے سربراہوں اور سرکاری وفود سے ملاقاتیں کرتے اور اپنے پروگراموں سے ان کو آگاہ فرماتے ہیں۔ خاص طور پر عرب ممالک میں آپ کو نہایت قدر و منزلت سے دیکھا جاتا تھا اور "رابطہ عالم اسلامی" مکہ مکرمہ کے ذمہ داران آپ کی دینی مساعی اور ایمانی تڑپ دیکھ کر آپ کو خراجِ عقیدت پیش کرتے تھے ؎

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

سیرت و کردار کی ایک جھلک:

مولانا مرحوم اپنی نیک سیرت اور اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے بڑے ہر دلعزیز تھے۔ حتیٰ کہ کسی اجنبی کا آپ سے سامنا ہوا، تو وہ بھی آپ کی شیریں گفتگو کے ساتھ ساتھ آپ کی پُروجاہت شخصیت سے بہت متاثر ہوا۔ آپ بلاشبہ ایک بین الاقوامی شخصیت تھے۔ اور نوجوانوں کی قیادت کے ساتھ ساتھ بوڑھوں کی امیدوں کا مرکز تھے۔ ہر ایک ملنے والے سے خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے۔ بہت صاف گو اور امانت و دیانت کے حامل تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختصر یہ کہ وہ ملتِ اسلامیہ کا ایک روشن ستارہ تھے۔ جس نے کفر کی ظلمتوں اور بت کدوں میں پریشان حال بھٹکنے والوں کو طمانیت عطا کی۔ واقعی آپ نے خلقِ خدا کے دلوں کی بنجر زمینوں کو آباد کیا اور ان میں اپنے خون اور پسینے سے گلشنِ محمدی کو سینچا۔

برطانیہ میں مقیم مسلمانوں کو جب بھی کوئی اجتماعی مسئلہ درپیش ہوا، آپ فوری طور پر ایک مشترکہ اجتماع بلانے کا اہتمام فرماتے۔ جس میں آپ کی رائے کو فوقیت دی جاتی اور آپ کا فیصلہ حرفِ آخر قرار پاتا۔

یہ تمام کارنامے آپ کی ہر اہلِ ایمان کے ساتھ دلی ہمدردی و تعاون، عقیدت و محبت کی زندہ و تابندہ مثالیں ہیں۔

آپ بہت ہی مخلص، نرم مزاج، سادہ طبیعت اور مستقل مزاج ہونے کے باوصف لیڈرانہ کروفر سے کوسوں دور رہنے والے لیکن دینی مصلحتوں کی خاطر آتشِ نمرود میں کود جانے والے تھے۔ جہاد بالسیف، جہاد باللسان اور جہاد بالقلم کے معرکوں کے شہسوار تھے۔ جب بھی زندگی میں کوئی ایسا نازک وقت آیا، انہوں نے اسلام کی خاطر کسی قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کیا۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

حاصل یہ کہ حضرت مولانا میرپوری مرحوم نے اپنی زندگی کو علم و عمل کے ہر میدان میں قابلِ رشک طریقے سے گزارا۔ اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ اس مردِ حق کی آئندہ زندگی حقیقی راحت و سکون کی زندگی ہوگی۔ اگرچہ ان جیسی ہستیوں کے اٹھ جانے سے پسماندگان کے لئے جو خلا پیدا ہو جاتا ہے وہ بڑی مشکل سے اور بڑی دیر بعد پُر ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم ہے کہ ان کے تربیت یافتگان بے شمار ہیں جن سے امید ہے کہ وہ ان کی زندگی کے عظیم مشن کو جاری و ساری رکھیں گے۔ وہو ولی التوفیق!

ہم اللہ جل شانہ کے حضور بصد عجز دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ اپنے دین کے اس سپاہی کی قربانیوں کو شرفِ قبولیت سے نواز اور اسے اپنے جوارِ رحمت میں جگہ مرحمت فرما۔

اے ہمارے خالق و مالک! اپنے سچے دین کے اس رکھوالے اور اپنے پیغمبرِ رحمتؐ کی سنت کے اس نگہبان کے بچوں اور دیگر عزیز و اقارب کی حفاظت فرما۔ انہیں صبرِ جمیل عطا فرما، اور اپنے پیشرو کی روایات کو زندہ رکھنے کی انہیں ہمت دے۔ آمین۔ ع

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ